ملک میں قرآن و سنّت کے نظام کو مکمّل طور پر نافذ کیا جائے گا

پاکستان قومی اتحاد کے

منشور

کا مکمّل متن

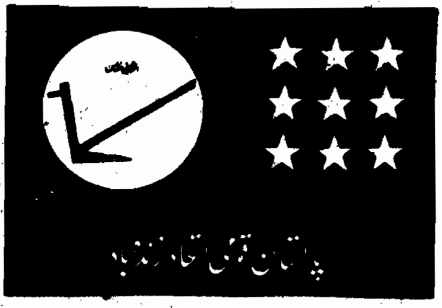

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

- ہم ایمان رکھتے ہیں کہ :
- اللہ تعالیٰ ہی پوری کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکمِ مطلق ہے ۔
- حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا ۔
- قرآنِ پاک اللہ کی آخری کتاب ہے اور یہ کہ
- نظریہ پاکستان کی بنیاد قرآن و سنت ہیں ————
- ہمارا یقین ہے کہ :

پاکستان کے شہریوں کو بلا تفریق مذہب اس بات کا حق پہنچتا ہے کہ وہ آزادی کی نعمتوں سے مالا مال ہوں ۔

- ———— ہمیں احساس ہے کہ

موجودہ حکمران ان وعدوں کو پورا کرنے میں بری طرح ناکام ثابت ہو چکے ہیں جو انہوں نے عوام سے کئے تھے جس کے نتیجہ میں آج باشندگانِ ملک شدید ترین پریشانیوں اور ناقابلِ برداشت مصائب میں گھرے ہوئے ہیں ۔

ہم پاکستان کے روشن مستقبل پر یقین رکھتے ہیں ۔ پاکستان اللہ کے کرم سے قدرتی خزانوں سے مالا مال ہے ۔ ہمارے عوام بے مثال صلاحیتوں کے مالک ہیں لیکن بد قسمتی سے ان صلاحیتوں کو ایک طویل عرصہ سے کچلا اور پامال کیا جا رہا ہے ۔ یہ وطنِ عزیز جسے پوری دنیا کیلئے مشعلِ ہدایت بننا تھا ، آج دانستہ طور پر ایک منظم سازش کے تحت خود برائیوں میں ملوث کیا جا رہا ہے عوام کو جو ملک کی اصل قوت اور طاقت ہیں ، خود انہی کو سیاسی ، معاشی اور معاشرتی استحصال کا نشانہ بنایا جا رہا ہے ۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم انشا اللہ تعالیٰ عوام کو تمام ناروا پابندیوں ، خوف و ہراس ، معاشی بدحالی اور معاشرتی پستی سے نجات دلا کر انہیں ان کا جائز مقام دلائیں گے تاکہ ہر شہری عزت اور وقار کے ساتھ زندگی بسر کر سکے ۔

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے اتفاق اور اتحاد ملک کی بہت بڑی ضرورت ہے ۔ لہٰذا
آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس، پاکستان جمہوری پارٹی، پاکستان مسلم لیگ، تحریک استقلال پاکستان، جماعت اسلامی پاکستان جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، پاکستان خاکسار تحریک، نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی نے متحد اور مجتمع ہو کر پاکستان قومی اتحاد کو تشکیل دیا ہے ۔

مقاصد: پاکستان قومی اتحاد اپنے ملک کے عوام سے، ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے ہر ممکن جدوجہد کرنے کا عہد کرتا ہے کہ

۱۔ قرآن وسنت کی مکمل پابندی کی جائے اور ہر مسلمان کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی تقاضوں کے مطابق بسر کر سکے ۔

۲۔ ملک کے تمام باشندوں کو یکساں حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی جائے ۔

۳۔ ملک کے مختلف حصوں میں بسنے والے لوگوں کے مابین محبت، اخوت اور ہمدردی کے جذبات پیدا کئے جائیں تاکہ نسلی، لسانی، علاقائی اور طبقاتی تعصبات کا خاتمہ ہو اور ایک مثالی اسلامی برادری کا نمونہ بنیں ۔

۴ ۔ ایک ایسا عادلانہ نظام قائم کیا جائے جس میں سب کے ساتھ انصاف ہو تاکہ ملک کے مختلف حصوں اور افراد کے مابین پایا جانے والا موجودہ فرق کم سے کم مدت میں دور ہو جائے ۔

۵ ۔ ظلم، استحصال اور ناانصافی کی ہر شکل کو مٹایا جائے ۔

۶ ۔ زمین، محنت، سرمایہ اور دوسرے ذرائع پیداوار کو زیادہ سے زیادہ افراد کی زیادہ سے زیادہ بہتری کیلئے استعمال کیا جائے ۔

۷ ۔ روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں کو عام آدمی کی قوت خرید کے اندر لایا جائے ۔

۸ ۔ ہر شہری کو غذا، لباس، مکان، تعلیم اور علاج کی فراہمی کی ضمانت دی جائے ۔

۹ ۔ ہر شہری بلا امتیاز عہدہ و مرتبہ قانون کی نظر میں یکساں ہو اور ایک ایسی آزاد عدلیہ موجود ہو جو بلا روک ٹوک انصاف کے تقاضے پورے کر سکے ۔

۱۰ ۔ عورتوں کو ان کے معاشی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کی ضمانت دی جائے تاکہ وہ معاشرے میں مفید اور تعمیری کردار انجام دے سکیں ۔

۱۱ ۔ جو افراد کسی حیثیت سے بھی کسی منصب پر فائز ہوں وہ بددیانتی سے پاک ہوں اور خود اپنی عملی زندگی سے ایمانداری، کفایت شعاری اور سادہ بود و باش کا قابل تقلید نمونہ پیش کریں ۔

۱۲ ۔ ایک ایسی آزاد خارجہ پالیسی پر عمل کیا جائے جو قومی امنگوں کے مطابق ملکی مفاد اور عالمی امن کی ضامن ہو ۔

۱۳ ۔ مسلم ممالک کے ساتھ نہایت قریبی دوستانہ اور برادرانہ تعلقات کو فروغ دیئے اور مسلم دنیا کے مابین اتحاد کو مضبوط تر بنانے کے لئے کوششیں تیز کی جائیں ۔

۱۴ ۔ (الف) ریاست جموں وکشمیر کے عوام کے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حق خود ارادیت کے حصول کیلئے پاکستان ریاست جموں وکشمیر اور عالمی سطح پر جدوجہد کو مؤثر طور پر منظم کیا جائے ۔ اس سلسلہ میں ممکن ذرائع استعمال کئے جائیں ۔

(ب) جنگ بندی لائن کے اس طرف کشمیری عوام کو تحریک آزادی کے مقاصد کے لئے متحد اور منظم کرنے کیلئے آزاد کشمیر کا موجودہ

انتظامی ڈھانچہ کالعدم قرار دے کر بالغ رائے دہی کی بنیاد پر فوری طور پر از سرِ نو آزادانہ انتخابات کرائے جائیں گلگت بلتستان میں بھی عوام کی آزادانہ رائے سے انتظامی ڈھانچہ منظم کیا جائے۔

(ج) آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں تعمیر و ترقی کے لئے مؤثر طور پر امداد دی جائے اور ریاست جموں و کشمیر کے آزاد علاقوں کو مثالی حیثیت دی جائے۔

(د) پاکستان میں مقیم ریاست جموں و کشمیر کے مہاجرین اور دوسرے باشندوں کے مسائل کی طرف فوری اور مؤثر توجہ دی جائے۔

۱۵۔ الف۔ قبائلی علاقہ جات کے باشندوں کو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق دیا جائے، اور آزاد قبائل کی ترقی اور ان کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۱۶۔ پاکستان میں ایک ایسی حقیقی جمہوری حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے جس میں ملک کے باشندے کاروبارِ حکومت میں شریک ہو سکیں اور اپنی آزاد مرضی سے حکومت منتخب بھی کر سکیں اور ہٹا بھی سکیں تاکہ آمریت کی ہر شکل کا مکمل طور پر ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔

دستور:

۱۔ موجودہ دستور میں کی جانے والی ہر اُس ترمیم کو منسوخ کیا جائیگا جس سے باشندگانِ ملک کے بنیادی حقوق متاثر ہوئے ہیں۔ انتظامیہ کے ہاتھ غیر محدود اختیارات آ گئے ہیں اور عدلیہ کمزور ہوئی ہے۔

۲۔ دستور کی ایسی غیر جمہوری دفعات منسوخ کی جائیں گی جن میں وزیرِاعظم اور وزرائے اعلیٰ کو غیر معمولی تحفظ اور اختیارات دیئے گئے ہیں۔

۳۔ صوبائی حکومتوں کو دستور کے مطابق آزادی سے کام کرنے کا موقع دیا جائیگا۔

۴۔ عوام کو بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی جائے گی۔ جن کے حصول کیلئے انہیں عدالتوں سے رجوع کرنے کا ناقابلِ تنسیخ حق حاصل ہوگا۔

۵۔ دستور میں اس بات کی ضمانت دی جائیگی کہ کسی شہری کی آزادی، عدالتی فیصلے اور اس کی صفائی کا موقع دیئے بغیر سلب نہیں کی جا سکے گی۔

۶۔ الیکشن کمیشن کو ایسے دستوری اختیارات دیئے جائیں گے جن سے وہ ایک ایسا بااختیار اور مؤثر ادارہ بن سکے جو آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرا سکے اور انتخابی بدعنوانیوں کے خلاف مؤثر قدم اٹھا سکے۔

۷۔ سرکاری ملازمین کی ملازمتوں کو ختم کرنے کے موجودہ آمرانہ قوانین کو منسوخ کر کے ان کے لئے دستوری تحفظ بحال کیا جائے گا۔

۸۔ بلدیاتی اداروں میں نمائندگی کے لئے براہِ راست انتخاب لازمی قرار دیا جائے گا۔ اور بلدیاتی انتخابات بلاتاخیر کرائے جائیں گے۔

۹۔ اقلیتوں کو مکمل تحفظ دیا جائے گا۔ ملک کی سیاسی اور سماجی زندگی میں انہیں یکساں مواقع حاصل ہوں گے اور ملازمتوں میں انکو انکا پورا حصہ دیا جائیگا۔

۱۰۔ قانون سازی کی بنیاد قرآن و سنت پر ہو گی۔ تمام ایسے قوانین کو جو قرآن و سنت کے خلاف ہیں ایک سال کے اندر تبدیل کر کے قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائیگا۔ اور اسلامی شریعت نافذ کی جائیگی۔

۱۱۔ اردو کو ایک سال کے اندر اندر دفتری زبان کے طور پر رائج کر دیا جائیگا۔

ملکی قوانین:

۱۔ ہنگامی حالات کے اعلان کو ختم کیا جائیگا تاکہ شہریوں کو ان کے حقوق واپس مل سکیں اور آئندہ ہنگامی حالات کے اعلان کا اختیار صرف دشمن سے جنگ کی مدت تک کے لئے ہوگا۔

۲۔ ڈی۔ پی۔ آر اور اس جیسے دوسرے کالے قوانین کو منسوخ کیا جائیگا اور ان کے تحت دی گئی سزاؤں کو کالعدم قرار دے دیا جائیگا۔

۳۔ ضابطہ دیوانی اور فوجداری میں اس طرح اصلاح کی جائے گی کہ عدالتیں مقدمات کے فیصلے چھ ماہ کے اندر اندر کر دیں۔

۴۔ کورٹ فیس ختم کر کے ہر شہری کو مفت انصاف مہیا کیا جائیگا۔

۵۔ تمام ایسے قوانین اور ضابطوں کو منسوخ کر دیا جائے گا جس سے پریس یا عوام کی آزادی مجروح ہوتی ہو۔

۶۔ شراب کا استعمال ایک ماہ کے اندر قطعی طور پر بند کر دیا جائیگا اور بقیہ اسلامی حدود اور تعزیرات کا نفاذ بھی اسی عرصہ میں کر دیا جائیگا۔

۷۔ بدکاری، ریس، جوا، سٹہ، فحاشی، عریانی، بردہ فروشی اور مخرب اخلاق فلموں، کتابوں اور اشتہارات کو قوانین کے ذریعہ روک دیا جائیگا۔

۸۔ سود کو ختم کیا جائیگا۔

۹۔ شرعی اوامر و نواہی کو قانونی شکل دے کر عملاً نافذ کیا جائیگا۔

۱۰۔ ایک اعلیٰ اختیارات کا حامل کمیشن قائم کیا جائیگا جو مشرقی پاکستان کے سانحہ کی ذمہ داری کا تعین کریگا اور ذمہ دار حضرات پر مقدمات چلائے جائیں گے۔

پریس، ریڈیو اور ٹی۔ وی:

شہری آزادیوں کے تحفظ، معاشرہ سے برائیوں کو دور کرنے، عوامی بیداری اور شعور پیدا کرنے اور سرکاری پالیسیوں کی تشکیل میں حکومت کی صحیح راہنمائی کرنے کے لئے ہم پریس کی آزادی کی ضمانت دیں گے۔ اس مقصد کے لئے ہم یہ اقدامات کریں گے:

۱۔ نیشنل پریس ٹرسٹ توڑ دیا جائیگا۔

۲۔ پریس اور پبلیکیشنز سے متعلق کالے قوانین ختم کر دیئے جائیں گے۔ اخبارات و رسائل کے منسوخ شدہ ڈیکلریشن بحال کئے جائیں گے۔

۳۔ صحافیوں کے لئے شرائط ملازمت کو بہتر بنایا جائیگا۔

۴۔ اخبارات کو ان کی اشاعت کی مناسبت سے سرکاری اشتہارات دیئے جائیں گے۔

۵۔ اخباری کاغذ ضرورت کے مطابق فراہم کیا جائیگا اور اس کی تقسیم پر سے سرکاری کنٹرول ہٹالیا جائے گا۔

۶۔ ریڈیو اور ٹی۔وی کارپوریشن کو قومی اسمبلی کی ایک ایسی کمیٹی کے سامنے جوابدہ ٹھہرایا جائیگا جس میں حکمران پارٹی اور حزبِ اختلاف کی مساوی نمائندگی ہو گی۔

تعلیم:

ملک کی معاشی، اخلاقی اور ذہنی ترقی کا دار و مدار تعلیم پر ہے۔ ہم اس شعبہ کو موجودہ انتشار سے بچانے کے لئے حسب ذیل اقدامات عمل میں لائیں گے۔

۱۔ تعلیم کو اسلام کے تقاضوں کے مطابق جدید ترین خطوط پر استوار کیا جائیگا۔ اور کئی متعدد تعلیمی نظاموں کو بتدریج ختم کر کے ایک ہی نظامِ تعلیم رائج کیا جائیگا۔

۲۔ ہم آجکل کے طالب علموں کو اس طرح صحت مند بنیادوں پر تعلیم دیں گے کہ وہ کل کی ذمہ داریاں بطریقِ احسن نبھا سکیں۔

۳۔ ہم تعلیم کو بامقصد بنائیں گے۔ فنی تعلیم کے فروغ، طلبا کو ان کے رجحان کے مطابق تعلیم دینے، ان کو مناسب مشورہ کی فراہمی اور قابلِ عمل تعلیمی منصوبوں کے ذریعے تعلیم یافتہ افراد کو روزگار کی ضمانت دی جائے گی۔

۴۔ اساتذہ کو انکا جائز مقام دلائیں گے۔ انہیں ملازمتوں کا معقول تحفظ دیا جائیگا۔ اپنے دائرۂ کار میں وہ ہر قسم کی ناجائز مداخلت سے آزاد ہوں گے اور ان کے ایسے مشاہرے مقرر کئے جائیں گے کہ وہ سوسائٹی میں باعزت اور خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔

۵۔ یونیورسٹیوں کو قومی تعلیمی پالیسی کی حدود کے اندر پوری پوری خودمختارانہ حیثیت دی جائیگی۔

۶۔ تعلیمی اداروں میں فوجی تربیت کا انتظام کیا جائے گا تاکہ ملک کے نوجوان دفاع کے لئے تیار ہو سکیں۔

۷۔ ہائی سکول تک تعلیم کو مفت کیا جائیگا اور طلبہ کو دیئے جانے والے سرکاری وظائف میں معقول اضافہ کیا جائیگا۔
۸۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے قیام کی اجازت دی جائے گی جو حکومت کی نگرانی میں سرکاری ضابطوں کے مطابق چلائے جائیں گے۔
۹۔ دینی مدارس کو قومی تحویل میں نہ لینے کی ضمانت دی جائیگی۔
۱۰۔ بے وسیلہ بچوں کو قابلیت اور موزونیت کی بنیاد پر ہر قسم کی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع اور وسائل فراہم کئے جائیں گے۔ فارغ التحصیل طلبہ کو روزگار کی ضمانت دی جائے گی۔
۱۱۔ صنعتی اور زرعی مزدوروں کو اپنی پیشہ وارانہ مہارت کو مزید بہتر بنانے کیلیے سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔
۱۲۔ تعلیمِ بالغاں کے لیے ایک ایسا منصوبہ بروئے کار لایا جائیگا جس سے ہر بالغ شہری لکھنا پڑھنا سیکھ سکے۔
۱۳۔ لڑکیوں کے لئے سکول، کالج اور یونیورسٹیوں کی سطح تک علیحدہ تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں گے۔
۱۴۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلے اہلیت کی بنا پر دیئے جائیں گے۔

پبلک انتظامیہ:

ہمارے نزدیک ملک کی اصلاح کے لئے کوئی اچھے سے اچھا پروگرام عملاً اس وقت تک مفید ثابت نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کو عمل میں لانے کے لئے ایک دیانت دار قابلِ اعتماد، اہل اور فرض شناس انتظامیہ موجود نہ ہو۔ اس غرض کے لئے ہم یہ تدابیر اختیار کریں گے:

۱۔ سرکاری ملازمین کو ملازمت کا دستوری تحفظ دیا جائیگا اور کسی ملازم کو صفائی کا موقع دیئے بغیر ملازمت سے علیحدہ نہیں کیا جائیگا۔
۲۔ سرکاری محکموں سے رشوت، خیانت، عدمِ کارکردگی اور دوسری بدعنوانیوں کو دور کرنے کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں گی۔
۳۔ ملازمین اور بالخصوص کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی تنخواہیں، دیگر مراعات بالخصوص رہائش کے انتظام اور پنشن کی رقوم کا تعین اس طرح کیا جائیگا کہ ان میں رشوت کا مرض نہ پھیل سکے۔
۴۔ سرکاری ملازمین کی مالی حیثیت کا مسلسل جائزہ لینے کا انتظام کیا جائے گا اور ایسے افراد کا بلا تاخیر محاسبہ کیا جائیگا جو اپنی حیثیت سے زیادہ معیارِ زندگی اختیار کریں۔
۵۔ سرکاری افسروں کی زیادتی اور اختیارات کے بے محابا استعمال کی شکایات سننے اور ان کے تدارک کا فوری اہتمام کرنے کیلیے ایک اعلیٰ اختیارات رکھنے والا محکمہ احتساب قائم کیا جائیگا۔
۶۔ سرکاری دفاتر سے سرخ فیتے کی لعنت کو ختم کیا جائیگا اور ہر انتظامی یونٹ کو اپنے معاملات کا فوری فیصلہ

کرنے کیلئے اختیارات تفویض کئے جائیں گے۔

۷۔ انتظامی اخراجات کو کم کیا جائیگا اور سادہ رہائش کا عملی نمونہ پیش کرنے کیلئے شاہانہ ٹھاٹ باٹ رکھنے والے گورنمنٹ ہاؤس، درسگاہوں، لائبریریوں اور پارکوں میں تبدیل کر کے عوامی استعمال کیلئے کھول دیئے جائیں گے۔

۸۔ ایک عدالتی کمیشن مقرر کیا جائیگا تاکہ وہ سربراہانِ حکومت وزیرِ اعظم، وزرائے اعلیٰ، وزراء، نائب وزراء اور دیگر عوامی نمائندوں وغیرہ کے ایسے معاملات کی تحقیقات کرے جس میں انہوں نے اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کر کے اپنے یا اپنے خاندان کیلئے ذاتی فائدے اٹھائے ہیں یا کسی کو جبر و تشدد کا نشانہ بنایا ہو اور اسکیلئے انصاف کا حصول ناممکن بنا دیا ہو۔

۹۔ جن افراد نے بنیادی حقوق کی بحالی، شہری آزادیوں کے حصول، قانون کی بالادستی اور پاکستان کی سالمیت، بقا اور استحکام کی جدوجہد میں مصائب جھیلے اور مالی نقصانات برداشت کئے ہیں ان کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں کی تلافی کی جائیگی اور خدمات کا صلہ دیا جائیگا۔

۱۰۔ جیل کے قواعد کو از سرِ نو مرتب کیا جائیگا تاکہ جیلخانے عذاب گھر اور جرائم کی تربیت گاہیں بننے کی بجائے قیدیوں کی اخلاقی اور ذہنی اصلاح کا ذریعہ بن سکیں۔ ایسے طریقے رائج کئے جائینگے جن سے قیدی جیل سے رہا ہو کر شریفانہ زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔

۱۱۔ بیرونی ممالک میں پاکستان کے سفارتخانوں کی اصلاح کیلئے مناسب تدابیر اختیار کی جائینگی، انہیں اس قابل بنایا جائیگا کہ وہ ملک سے باہر مقیم یا آنے جانے والے پاکستانیوں کو ہر ضروری تعاون اور مدد فراہم کر سکیں۔

معاشی نظام: ہماری معاشی پالیسی کے بنیادی اقدامات یہ ہوں گے۔

- ایک ایسی صنعتی پالیسی جس سے محنت اور سرمایہ کاری کو تحفظ اور باہم منصفانہ تعاون حاصل ہو تاکہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جائے۔
- ایک ایسی زرعی پالیسی جس سے ملک غذا کے معاملے میں جلد از جلد خود کفیل ہو سکے۔
- مزدوروں کو منافع اور انتظامیہ میں مؤثر شرکت
- نجی سرمایہ کاری کیلئے سازگار فضا کا قیام اور اس کا تحفظ۔
- دولت کی معاشرے میں منصفانہ تقسیم
- ہر شہری کیلئے بنیادی ضروریاتِ زندگی کی فراہمی
- سماجی انصاف کے اصولوں کو عملی جامہ پہنانا اور استحصال کی تمام صورتوں کا خاتمہ۔
- تمام شہریوں کے لئے ترقی کے مساوی مواقع کی فراہمی
- معاشی ترقی کے فوائد کو ملک کے عام افراد تک پہنچانا۔

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمارا پروگرام درج ذیل اجزاء پر مشتمل ہوگا I صنعت و تجارت II زراعت III مزدوروں اور کم تنخواہ پانے والے ملازموں کے حقوق IV عام معاشی اصلاحات۔

صنعت و تجارت: (۱) سرکاری تحویل میں چلے جانے والے صنعتی اور تجارتی اداروں کو نفع اندوزی کی بجائے عوام کی بہتری کے لئے استعمال کیا جائے گا اور انہیں عوامی نمائندوں کے سامنے جواب دہ ٹھہرایا جائے گا۔

۲۔ جن اداروں کو قومی تحویل میں لیا جا چکا ہے، ان کا معاوضہ مقرر کرنے اور اس کی ادائیگی کے طریقے پر نظرِ ثانی کی جائیگی

تاکہ ان کے سابق مالکان کو مناسب معاوضہ بلا تاخیر مل سکے اور ان کے ساتھ کی گئی ناانصافی کی تلافی ہو سکے۔

۳۔ کلیدی اور دفاعی صنعتیں پبلک سیکٹر میں رہیں گی۔

۴۔ کلیدی بنیادی اور دفاعی صنعتوں کے علاوہ صنعتوں میں عوامی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جائیگی لیکن اجارہ داری قائم نہیں ہونے دی جائے گی۔ ۵۔ نجی شعبہ کو معقول تحفظ دیا جائیگا۔

۶۔ سرکاری اور نجی کارخانوں میں ناروا منافع خوری کا مؤثر سدِ باب کیا جائیگا۔ قومی سرمایہ سے چلنے والی صنعتوں کو نفع اندوزی کی بنیاد پر نہیں چلایا جائیگا۔

۷۔ کسبِ مال کے تمام غیر شرعی طریقوں جیسے جوا، سٹہ، ذخیرہ اندوزی، گراں فروشی سمگلنگ اور کرپشن وغیرہ کو سختی کے ساتھ ختم کیا جائے گا۔

۸۔ موجودہ انکم ٹیکس ایکٹ منسوخ کرکے ٹیکس کا ایک ایسا نظام رائج کیا جائیگا جو منصفانہ، آسان اور قابلِ فہم ہو، اور جو شہریوں کو اپنی کارکردگی بڑھانے اور مصنوعات میں اضافہ کرنے کے لئے کشش پیدا کرے۔

۹۔ زکوٰۃ اور عشر کو شرعی قانون کے تحت وصول کرنے کیلئے مناسب مشینری قائم کی جائے گی۔

۱۰۔ تمام ملک میں خصوصاً پسماندہ علاقوں میں صنعتوں کو پھیلانے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ ترقی کے فوائد چند علاقوں تک محدود ہو کر نہ رہ جائیں۔

۱۱۔ دفاع کے لئے اسلحہ سازی کی صنعت کو فروغ دیا جائیگا۔

۱۲۔ بنکاری اور انشورنس کے نظام کو مسلم ممالک کے تعاون سے سود کی بجائے اسلامی اصولِ شرکت، مضاربت اور تعاون باہمی کے مطابق استوار کیا جائیگا۔

۱۳۔ پاکستان کو قلیل ترین مدت میں اپنی تیل کی ضروریات میں خود کفیل بنایا جائیگا۔ گیس اور دیگر معدنیات کی تلاش کو اوّلیت دی جائے گی۔

زراعت :

ہم اپنی منصوبہ بندی میں زراعت کو فوقیت دینگے کیونکہ زرعی معیشت کی ترقی ہی مجموعی طور پر ملکی معیشت کی ترقی کی ضامن ہے اس لئے ہم یہ اقدامات کریں گے :

۱۔ قابلِ کاشت سرکاری زمینوں کو وسائل آبپاشی مہیا کرکے بے زمین کاشتکاروں یا گذارہ یونٹ سے کم رقبہ رکھنے والے مالکان میں جلد از جلد تقسیم کر دیں گے اور اس معاملہ میں علاقے کے لوگوں کا حق مقدم رکھا جائیگا۔

۲۔ سیلابوں کی روک تھام کے لئے مؤثر انتظامات کئے جائیں گے اور ایک منصوبے کے تحت ڈیم تعمیر کئے جائیں گے تاکہ بارش کا ہر قطرہ کاشت کے لئے استعمال ہو سکے۔

۳ - زرعی اجناس کی خرید پر سرکاری اجارہ داری ختم کی جائے گی۔ کاشتکاروں کا استحصال ختم کرنے کے لئے زرعی اجناس کی معقول قیمت خرید مقرر کی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے حسب ضرورت سرکاری وسائل سے مدد مہیا کی جائے گی اور خرید کا مناسب بندوبست کیا جائے گا۔

۴ - زرعی آلات، زرعی مشینری، کھاد، بیج، تیل، بجلی، آلات، زراعت، ٹریکٹر اور ٹیوب ویل وغیرہ سستے داموں مہیا کئے جائیں گے۔

۵ - زرعی آلات، زرعی مشینری اور ٹریکٹر کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی ختم کر دی جائے گی۔

۶ - زرعی ضروریات کیلئے بلا سود قرضے دیئے جائیں گے۔

۷ - دیہاتوں میں گھریلو صنعتوں کے قیام کو فروغ دیا جائیگا اور اس کیلئے حکومت کی طرف سے امداد دی جائے گی۔

۸ - سابقہ حکمرانوں نے سیاسی رشوت کے طور پر جو جاگیریں عطا کی ہیں اور جو افتادہ زمینیں ہیں وہ واپس لے لی جائینگی اور بے زمین اور گذارہ یونٹ سے کم اراضی کے مالکان میں تقسیم کر دی جائینگی۔ مزارعت کا ہر طریقہ جو شریعت کے خلاف ہو ختم کر دیا جائیگا اور شرعی احکام کے مطابق بالآخر زمین اسی کی ہو گی جو اس کو کاشت کرے گا۔

۹ - آبیانے پر تمام ناروا اضافے ختم کر دیئے جائیں گے۔

۱۰ - چھوٹے مالکان کو زرعی مشینری کرائے پر فراہم کی جائیگی۔

۱۱ - زمین سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے چھوٹے مالکان میں امداد باہمی کے طریقے کو بتدریج رائج کیا جائیگا۔

۱۲ - جنگلات کی حفاظت، توسیع اور صحیح استعمال کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

۱۳ - فصلوں اور مویشیوں کی انشورنس کے نظام کو بتدریج رائج کیا جائیگا۔

۱۴ - زرعی آلات، مشینری اور ٹریکٹر سازی کے کارخانے قائم کرنے کو اولیت دی جائے گی۔

۱۵ - ایسی صنعتوں کو جن میں استعمال ہونے والا خام مال کسی علاقہ میں پایا جاتا ہے انہیں اسی علاقہ میں قائم کرنے کو ترجیح دی جائیگی۔

۱۶ - دیہاتوں میں آٹا، شکر، تیل، گھی اور دیگر ضروریات کی تقسیم کے لئے معقول انتظامات کئے جائیں گے۔ کھاد، بیج کاشتکاروں کو لاگت کے مطابق ارزاں قیمت پر مہیا کیا جائیگا۔

- **مزدوروں اور کم تنخواہ پانے والے ملازمین کے حقوق:**

۱ - صحت مند یونین سازی اور یونین سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور ان پر عائد شدہ ناروا پابندیوں کو ختم کر دیا جائیگا۔

۲ - مزدوروں کو روزگار کی ضمانت دی جائیگی۔

۳ - مزدوروں اور ان کے اہل خاندان کے لئے فیئر پرائس شاپس قائم کی جائیں گی جہاں سے وہ رعایتی قیمتوں پر اشیائے صرف خود خرید سکیں۔ جس کے خسارے کو متعلقہ ادارے کی آمدنی سے پورا کیا جائیگا۔

۴۔ مزدوروں کے مکانات کی فراہمی، علاج کی سہولتیں بہم پہنچانے اور ان کے بچوں کے لیے مفت تعلیم کے انتظامات کو اوّلیت دی جائیگی۔

۵۔ مزدوروں کو منافع اور انتظامیہ میں بامعنی شرکت دلائی جائے گی اور مزدوروں اور صنعت کاروں کے تعلقات کو خوشگوار بنایا جائے گا۔

عام معاشی اصلاحات:

۱۔ ملک کی معاشی منصوبہ بندی میں منتخب نمائندوں کو شریک کیا جائیگا۔ اور تمام منصوبے اسمبلیوں کی منظوری کے بعد نافذ کئے جائیں گے۔

۲۔ اشیائے تعیش اور دیگر غیر ضروری چیزوں کی درآمد روک دی جائے گی۔

۳۔ بیرونی منڈیوں میں پاکستان کی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کرکے برآمدات میں اضافہ کردیا جائیگا۔

۴۔ کم آمدنی والے لوگوں کیلیے سستے مکانات کی تعمیر کا انتظام کیا جائیگا۔

۵۔ خود رہائشی مکانات پر پراپرٹی ٹیکس ختم کردیا جائیگا۔

۶۔ کچی آبادیوں اور دیہی علاقوں میں علاج، صاف پانی اور بجلی کی فراہمی کا بندوبست کیا جائیگا اور ذرائع آمدورفت کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

۷۔ ملک کے پسماندہ علاقوں کو ترقی دے کر دوسرے علاقوں کے ہم پلّہ بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

۸۔ ملکی وسائل کے نفع بخش استعمال کیلیے بڑے بڑے مکانات کی تعمیر روک دی جائے گی۔ مکانات کے رقبہ اور تعمیری اخراجات پر مناسب پابندی عائد کی جائیگی۔

۹۔ بے گھر لوگوں کو مکانات کی تعمیر کے لئے قطعات اور تعمیر کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بلا سُود قرضے دیئے جائیں گے۔

قومی صحت:

آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ آج بھی علاج کی سہولتوں سے محروم ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ باشندگانِ ملک کی عام صحت کو جو تیزی سے گرتی جارہی ہے، سنبھالا جائے اور کوئی ایک فرد بھی ناداری کی بنا پر علاج سے محروم نہ رہ جائے اس غرض کے لئے یہ تدابیر عمل میں لائی جائیں گی۔

۱۔ صحت سے متعلق ایک قومی پالیسی نافذ کی جائیگی تاکہ طبی سہولتیں ملک کے کونے کونے میں فراہم ہوسکیں۔

۲۔ دیہی علاقوں میں ڈسپنسریوں، ہسپتالوں اور زچہ خانوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائیگا۔ ایک منصوبے کے تحت دیہاتوں میں ڈاکٹروں کو تعینات کیا جائیگا۔ خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز کو ختم کرکے شفاخانوں میں تبدیل

۳۔ تربیت یافتہ افراد کی کمی پورا کرنے اور ہسپتالوں میں مناسب عملہ کی فراہمی کیلئے ڈاکٹروں اور نرسوں کے لئے ایک ہیلتھ سروس تشکیل کی جائے گی۔ ڈاکٹروں، نرسوں اور دوسرے ماہرین کے لئے تنخواہ اور شرائط ملازمت میں ایسی کشش پیدا کی جائیگی کہ ان کے اندر ملک سے باہر جانے کا رجحان ختم ہو۔

۴۔ معیاری دوائیں اندرون ملک کے لئے کارخانوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔

۵۔ نجی شعبہ میں ہسپتالوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور انہیں قومی ملکیت میں نہ لینے کی ضمانت دی جائیگی۔ یہ ہسپتال سرکاری نگرانی اور قواعد کے پابند ہوں گے۔

۶۔ علاج کی سہولتیں عام کرنے کے لئے یونانی طب اور ہومیوپیتھی شفا خانے بھی سرکاری طور پر قائم کئے جائیں گے۔

۷۔ غذا اور دیگر چیزوں میں ملاوٹ کو قطعی طور پر ختم کیا جائیگا اور اسکے ذمہ دار افراد کو عبرتناک سزائیں دی جائینگی۔

غیر مسلم اقلیتیں:

اقلیتوں کے بارے میں ہماری پالیسی یہ ہوگی۔

۱۔ اقلیتوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے ان کے براہِ راست ووٹوں کے ذریعے نمائندگی دی جائے گی۔

۲۔ سرکاری ملازموں اور فنی درسگاہوں میں انہیں ان کی آبادی کے لحاظ سے حصہ دیا جائیگا۔

۳۔ ایسی جائیداد کو تحفظ دیا جائیگا جو اقلیتوں کی عبادات سے وابستہ ہوں۔

۴۔ ان کے تمام شہری اور قانونی حقوق کی حفاظت کی جائے گی اور حکومت ان کی مال وجان، آبرو اور شہری آزادیوں کے تحفظ کی پوری طرح ذمہ دار ہوگی۔

۵۔ اپنے معاشرے کی اصلاح کے لئے وہ جس قسم کے قوانین منظور کروانا چاہیں بشرطیکہ وہ دوسروں کے حقوق پر اثر انداز نہ ہوں، انہیں پاس کروانے میں ان کی مدد کی جائیگی،

۶۔ ان کے اپنے تعلیمی و تہذیبی معاملات میں حکومت کے وسائل سے جس جائز مدد کی ضرورت ہو وہ کشادہ دلی کے ساتھ دی جائے گی

۷۔ ان کے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں کوئی بے جا مداخلت نہ ہونے دی جائے گی انہیں اپنے مذہب کے مطابق عمل کی مکمل آزادی دی جائے گی لیکن کسی فرد یا جماعت کو عقیدہ ختم نبوت اور دیگر مسلّمہ اسلامی اصولوں کے خلاف تبلیغ و اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی اور ایسا کرنا قابلِ تعزیر جرم ہوگا۔ اس سلسلہ میں دستور میں دوسری ترمیم کے ضمن میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قانون سازی کے فیصلہ پر مکمل عمل درآمد کیا جائیگا۔

۸۔ انہیں حدود قانون کے اندر مذہب و عبادت و تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کو اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق چلانے کا حق حاصل ہوگا۔

(بقیہ برصلا)